

انعامات حضرت مولانا احتشام الحق صاحب قاضی مدظلہ
مرتبہ :- جناب پروفیسر محمد شفیع صاحب مبارک
نارورڈ کالج پشاور



القلاب آفرین دستور حیات

جشن نزولِ قرآن کی تقریب میں پشاور میں حضرت مولانا احتشام الحق
مخالفہ مدظلہ نے یہ خطاب فرمایا۔
(ادارہ)



(خطبہ مسنونہ کے بعد) جشن نزولِ قرآنِ حکیم کے اس عظیم اور مبارک اجتماع کے انعقاد پر اہل پشاور مبارک کے ستمی ہیں، جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ اس اجلاس کا مقصد قرآنِ کریم کے نزول کی چودہ صد سالہ یادگار منانا ہے۔ نہ صرف پشاور بلکہ دنیا بھر کے اکثر اسلامی ملکوں میں ہر جگہ اس قسم کے اجتماعات ہو رہے ہیں۔ اس سے قبل پورے ماہ رمضان میں، تراویح میں اور بالخصوص ستائیسویں شب کو بھی قرآنِ حکیم کے نزول کی سالانہ یادگار منائی جاتی ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی صحیفے اور کتابیں سب کی سب رمضان ہی میں نازل ہوئیں۔ علماء نے لکھا ہے۔ رمضان کی پہلی تاریخ کو حق تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے نازل کئے۔ اسی طرح تورات، انجیل، زبور اور قرآنِ کریم بھی چھ چھ دن کے وقفے سے رمضان ہی میں نازل ہوئے۔

رمضان کی چھ تاریخ کو حضرت موسیٰؑ پر توریت نازل ہوئی۔ ۱۲ کو حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور اتاری۔ ۱۸ تاریخ کو انجیل اور ۲۴ رمضان کو قرآنِ کریم نازل ہوا۔ قرآنِ کریم دنیا کی تمام آسمانی کتابوں کا چمچہ، جامع اور خلاصہ ہے۔ بیسے لوگوں کی باتیں بھی بڑی ہوتی ہیں، چنانچہ امام رازی کا کہنا ہے کہ سب کتابوں کا خلاصہ قرآن ہے۔ اور قرآن کا خلاصہ سورۃ فاتحہ ہے۔ گویا یہ چھوٹی سی سورت تمام آسمانی کتابوں کا خلاصہ ٹھہری۔ پھر ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ جو اس سورۃ مبارکہ کے آغاز میں ہے، وہ سورۃ فاتحہ کا خلاصہ ہے۔ گویا ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ خلاصہ ہے تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں کا اور بسم اللہ کا خلاصہ ”ب“ ہے، جس سے بسم اللہ شروع ہوتی ہے۔ ”ب“ کے معنی کسی چیز

کو ملا دینا یا ٹوٹی ہوئی چیز کو جوڑ دینا ہے، دنیا کی جتنی آسمانی کتابیں انسانوں کی ہدایت کے لئے آئی ہیں ان سب کا مقصد پھر کے ہوئے انسانوں کو خدا سے ملا دینا ہے۔ سب کتابوں کا مقصد یہ ہے کہ انسان خدا کی طرف متوجہ ہو جائے، ہر سال نزولِ قرآن پاک کا جشن شبِ قدر کی صورت میں یا عیدِ فطر کی صورت میں منایا جاتا ہے۔ اس کا مقصد اور فائدہ یہ ہے کہ مسلمان قرآنِ حکیم کو سمجھیں، اس کی بتائی ہوئی راہ پر چلیں اور اپنے اللہ کی رضا کو پالیں۔

فتنوں کا علاج | حالات سے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ دنیا جہر کے مسلمان ان دنوں پریشانیوں میں مبتلا ہیں حدیث میں آتا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا، جب مسلمانوں کو طرطرت کے فتنوں اور آزمائشوں کا سامنا ہوگا، صحابہ کرام نے پوچھا ”ان فتنوں سے بچنے کی کیا نصیحت ہوگی؟“ فرمایا: ”وہ اللہ کی کتاب (قرآن حکیم) ہی کے ذریعہ نچ سکتے ہیں“۔ نزولِ قرآن کے چودہ صد سالہ جشن کی تقریب خاص طور پر اسی لئے منائی جا رہی ہے کہ مسلمان کو قرآنِ حکیم کی طرف متوجہ کیا جائے، وہ دونوں ہاتھوں سے اللہ کی رستی کو سنبھالی سے چلے، اور اسی پر کار بند ہو کر دینی اور دنیوی ترقی کرے۔۔۔۔۔ آج کی یہ تقریب دوش ستوں میں منظم ہے، پہلی عملِ سب قرات کی حق قوات ہی کو بیٹے کو ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی کوئی کتاب اتنے اچھے لہجے سے نہیں پڑھی جا سکتی جتنی قرآنِ حکیم۔ دوسری شخصیت کا مقصد یہ ہے کہ قرآنِ حکیم کے بارے میں بیان کیا جائے کہ قرآن کیا ہے؟ ہم قرآن سے کس طرح استفادہ کر سکتے ہیں؟ اور چودہ سو سال میں اس سے کیسے کیسے نتائج برآمد ہوئے؟ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، اللہ پاک نے اپنے نبیوں پر وحی کا سلسلہ ہزاروں سال پہلے شروع کیا۔ لیکن چودہ سو سال ہوئے قرآنِ حکیم کے نازل ہونے کے بعد یہ سلسلہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ گویا قرآنِ انسانی ہدایت اور نجات کے لئے آخری آسمانی کتاب ہے۔

دن کی ضرورت | سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وحی کی ضرورت کیا ہے؟ کیا ترقی کے اس دور میں ایک انسان اپنی عقل کے ذریعے اپنی زندگی کی راہیں متعین نہیں کر سکتا؟ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، اسے عمدہ انداز سے پیدا کیا، آنکھیں، کان، ہاتھ وغیرہ (حواسِ خمسہ) دئے اسے احساس کی قوت عطا فرمائی، تمام احساسات حافظہ کے اندر ریکارڈ ہو جاتے ہیں۔ جو چیز بھی دیکھی، سنی، چکھی یا سونگھی ہو اس کی لذت اور شکل و صورت حافظے میں محفوظ رہتی ہے، اسی کو عقل کہا جاتا ہے۔ گویا جب عقل ملی تو انسان نے اپنے لئے بہت سے منصوبے اور راستے تلاش کر لئے۔ لیکن یاد رکھئے انسان اپنی عقل سے سب کچھ کر سکتا ہے لیکن اپنے پیدا کرنے والے کی

حقیقت کو معلوم نہیں کر سکتا، اسکی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے یہ جہلہ گاہ اور پناہ ال بلی کے ہزاروں قتلوں سے بے غور نہ رہتے ہوئے ہیں۔ روشنی کا یہ سہارا انعام انسان نے اپنی عقل ہی کے ذریعے کیا لیکن اس کے اپنے دل کی کوٹھڑی تاریک کی تاریک ہی رہی۔ انسان نے پیدا کردہ ساری روشنی بھی دل کو ضیاء بخشنے سے قاصر رہی۔ اس لئے کہ دل کو روشن کرنے کا سامان مخلوق ہی کے پاس ہوتا ہے۔ عقل محض کے ذریعہ خدا کی مرضی اور منشاء معلوم کرنا تو ایک طرف رہا، ایک انسان دوسرے انسان کا خشاء اور مدعا بھی معلوم نہیں کر سکتا

علی حزیں ایک شہر مشاعر ہوئے ہیں، اُن کا ایک ملازم تھا رمضان، بڑا مزاج دان اور رمزشناس آقا نے ایک بار پوچھا۔ ع

اشب پہ قدم رسیده باشد

نکر نے فی البدیہہ جواب دیا۔ ع

زلفش بکمر رسیده باشد

یہ مختصر آشنائیکہ۔ مالک کا نبض شناس — ایک بار وہ کہیں اور آدھر تھا اور دوسرا نکر علی حزیں کے پاس حاضری دے رہا تھا۔ علی حزیں اس وقت اپنے دوستوں کے ساتھ شطرنج کی بازی میں مصروف تھا، کھانے کا وقت ہو چلا تھا، علی حزیں نے اپنا نکر کی طرف بڑی ترش روئی کے ساتھ دیکھا، نکر تھانیا، کچھ بھی نہ سمجھ سکا۔ — تھوڑی دیر کے بعد مالک نے اسے پھر ترش روئی کے ساتھ دیکھا — وہ پھر بھی کچھ نہ سمجھا — البتہ جالگم بجائے رمضان کے پاس پہنچا اور اس سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ وہ کہنے لگا آسان بات ہے ترش روئی سے دیکھنے کا مقصد یہ تھا کہ تو فوراً باغ سے لیون توڑ لائے — ایسے اشاروں کو صرف نبض شناس اور مزاج دان لوگ ہی سمجھا کرتے ہیں، جب ایک انسان عقل کے ذریعے دوسرے انسان کا مقصد نہیں سمجھ سکتا تو پیدائش کائنات کی غرض و غایت اور تخلیق انسان کا مقصد کب سمجھ سکتا ہے، انہی باتوں کو سمجھانے کے لئے حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر صمیفوں کے ٹروں کا سلسلہ شروع کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کتابیں نازل کیں اور بالآخر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن حکیم دے کر مبعوث فرمایا۔ قرآن پاک نے تمام آسمانی کتابوں کی تکمیل کر دی۔ قرآن پاک کی تکمیلی حیثیت | یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ جوں جوں انسانیت ترقی کرتی گئی اسی کے مطابق کتابوں اور صمیفوں کی تعلیمات میں بھی ترقی ہوتی گئی — حضرت آدم علیہ السلام پر جیسے

نان لہوئے آن میں گڑھی اور روہے کے استعمال کے بارے میں ہدایتیں دی گئی ہیں، آج کالج کے درجے جو صحیفہ پڑھیں تو بے ساختہ کہہ اٹھیں کہ اس سے زیادہ تو ہمارا پروفیسر اور لیکچرار بھی جانتا ہے۔ لیکن ایسا نہیں۔۔۔ یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہئے کہ اس وقت انسانیت پر مٹلی کا عالم تھا، اس لئے اُسے ابتدائی قاعدے کی ضرورت تھی، پھر جب انسانیت کے شعور میں کچھ اضافہ ہوا تو اُسے پڑھری کی کتابیں دی گئیں لیکن جب انسانیت اپنے عالم شباب یا نقطہ عروج کو پہنچ گئی تو آسمانی کتاب بھی وہ بھیجی گئی جس نے دنیا کے تمام مذاہب کی تکمیل کر دی، اس کے بعد کسی کتاب کی ضرورت باقی نہ رہی۔ چنانچہ قرآن حکیم کا معیار کمال ہی ہے کہ اس کی بنیادی حقیقتوں میں چودہ سو سال کے بعد بھی سبب و سبب نہیں آنے پایا، چودہ سو سال پہلے اگر قرآن کریم نے یہ دعوے کیا تھا کہ فقط اللہ ہی کو یہ علم ہے کہ شکم مادر میں کیا ہے۔ تو آج سائنس کی چودہ سو سالہ ترقیات کے باوجود یہ معلوم نہیں کیا جاسکتا کہ ارحام میں بچہ ہے یا بچی۔ اکیس رے اور طرز طرح کی مشینیں نکل آئی ہیں جن کی مدد سے یہ بتایا جاسکتا ہے کہ بڈی کو کہاں سبب آتی ہے۔ پھیپھڑے میں کیا نقص ہے، گردے میں پتھری ہے یا نہیں؟ لیکن کوئی ایسی مشین ایجاد نہ ہو سکی جو شکم مادر میں بچے کے متعلق کچھ بتا سکے۔ قرآن حکیم کی اس آیت کی صداقت بدستور ہے۔ اس لئے کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ جو لازوال ہے اور ناقابل تبدیلی بقول شاعر کہ۔۔۔

صدیوں فلاسفی کی چٹان دھنیں رہی لیکن خدا کی بات جہاں تھی وہیں رہی
ڈاکٹروں سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ شکم مادر میں بچے کی نشست کا انداز ہی کچھ ایسا ہوتا ہے کہ اکیس رے کی کوئی مشین یہ نہیں بتا سکتی کہ پیدا ہونے والا بچہ ہے یا بچی۔ اس طرح سے اور حقائق بھی ہیں، اگر بچے کا خون باپ کے خون سے ملایا جائے، تب بھی کچھ پتہ نہیں چلتا، اس لئے کہ ہر سکتا ہے پاکستان کے ایک باشندے کا خون افریقہ کے ایک باشندے کے خون سے ملتا جلتا ہو، نہ ہی شکل و شباب مت تو بچہ کبھی اپنے ماحول پر ہوتا ہے، کبھی مانا پر، کبھی بچا پر، کبھی کسی اور رشتہ دار پر۔ ڈاکٹروں کے محض تخمینے ہی تخمینے ہیں، ویسے ہی جیسے تخمینے حکمہ و رسمیات بتلایا کرتا ہے، یہ بجا ہے کہ ہوا کے رُخ، اس کے درجہ نمی وغیرہ سے موسم کا حال بتایا جاسکتا ہے لیکن کیا معلوم کہ اللہ ہوا کا رُخ ہی بدل دے اور گرج چمک کی بجائے گرم کو چلنے لگے۔

قرآن کریم اخلاق و آداب کا جامع ہے | ہمیں اللہ پاک کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ نے ہمیں وہ کتاب دی جس میں تمام مضامین کو بیان کر دیا گیا۔ اور وہ مضامین بھی ایسے ہیں، جنہیں دنیا

کے سارے فلسفی بھی مل کر جھٹلا نہیں سکتے، قوانین کو دیا جائے تو تمام بنیادی قوانین قرآن حکیم میں درج ہیں، اخلاقی مسائل کو دیا جائے تو تعلیم اخلاق کا سب سے بڑا سرچشمہ قرآن کریم ہے اور اس قرآنی اخلاق کی حامل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی امت ہے۔۔۔ آج جو لوگ اخلاق کی تعلیم دینے کے دعویدار ہیں، وہ خود اخلاق کے معنی سے بھی واقف نہیں۔ فلسفہ یورپ میں صرف باتیں ہی باتیں ہیں، عملاً کچھ بھی نہیں۔ اس کے برعکس قرآن کو ماننے اور پڑھنے والے اخلاقی قدروں کے سچے علمبردار ہیں، گٹھ جوڑ کے آداب، حکام کی باریکیاں، بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت، انسانیت کی عزت و احترام، نفس انسان کی عظمت و مرتبت کون سی بات ہے جو قرآن حکیم نے نہ سکھائی ہو، سچا بہ کرام تابعین اور تبع تابعین تو غیر قرآنی اخلاق کے زندہ نمونے تھے ہی، آج سے تلو سال پہلے تک مسلمانوں میں قرآنی اخلاق کا اتنا گہرا اثر تھا کہ بڑے بڑے رؤسا اپنے بچوں کو شریعت اور دیندار غانداؤں میں تربیت کے لئے بھیجا کرتے تھے، نئی دہلی میں ایک بہت بڑا افسر تھے، نہایت بلند اخلاق منکسر المزاج، تہیہ گزار، بڑے مہذب، بڑے شائستہ، بڑی جبری ہوئی طبیعت کے مالک، انہیں دیکھ کر مجھے تعجب ہوتا تھا کہ اتنے بڑے افسر اور اس درجہ خاکسار ہی، لیکن ایک مرتبہ انہوں نے خود ہی بتایا کہ بچپن میں ان کے والدین نے انہیں حکیم اجل خان مرحوم کے مکان پر چھوڑ دیا تھا، کہ وہ ان سے اخلاق کی عملی تربیت حاصل کریں، چنانچہ ان میں حکیم صاحب کی ساری خوبیاں موجود تھیں۔

گویا قرآن بہترین علم اخلاق ہے، آداب مجلس ہی کو لیتے، ارشاد ہوتا ہے: ”اے ایمان والو! اگر تمہاری مجلس میں کوئی آئے تو اس کے لئے جگہ کر دو، اللہ تمہارے لئے جنت میں جگہ کر دے گا۔“ یہ اس لئے ارشاد ہوا کہ ہمیں کسی کو حقیر سمجھ کر مجلس میں نہ بٹھانے کی جرأت نہ ہو، اسی طرح انسان اور انسانیت کا احترام قرآن حکیم میں اس حد تک سکھایا گیا ہے کہ اگر مجلس میں تین آدمی بیٹھے ہوں تو ان میں سے دو آدمیوں کو آپس میں سرگوشی بھی نہیں کہنی چاہئے تاکہ تیسرے کو یہ گمان نہ گذرے کہ شاید اُس کے خلاف کوئی بات کی جا رہی ہے۔ گویا قرآن اور اسلام کو کسی کی اتنی بھی دل شکنی گوارہ نہیں۔۔۔ قرآنی اخلاق سے آراستہ ہو کر ہی عرب کے شہزبان پھونڈی ہی مدت میں دنیا کے سب سے بڑے حکمران بن گئے، دنیا کی کوئی کتاب اور کوئی تعلیم اتنی قلیل مدت میں اتنا بڑا انقلاب۔۔۔ اخلاقی انقلاب۔۔۔ برپا نہیں کر سکی، کہنے والے نے کیا ثواب کہا ہے۔

درد فشانے نے تیری قطروں کو دریا کر دیا دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا
خود نہ تھے جبراء پر اور لوگ ہادی بن گئے کیا نظر تھی جس نے مردوں کو بھی زندہ کر دیا

۲۳۔ سال کی مدت توہنوں کی زندگی میں ایک دقیقہ کا بھی دریغ نہیں رکھتی۔ بیروت کے ایک عیسائی ناظم نے اسی ہم گیر انقلاب کی بدولت قرآن کریم کی صداقت کو تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قرآن کا آسمانی کتاب ہونا برحق ہے۔ اور بسنے کے انسان کی کمی ہوتی کوئی کتاب کبھی اتنا ہم گیر اور دیر پا انقلاب ہرگز ہرگز برپا نہیں کر سکتی۔ — عذابت کو ابھارنے کی جتنی قوت قرآن کریم میں ہے۔ اس کا کوئی تحریر متبادل جن کیا کرے گی۔ ایک بار جس نے قرآن کریم کے معنوں پر غور کر لیا، اس کی دنیا ہی بدل گئی۔ ایک وقت عتاب بن فضیل بن عیاض ڈاکو تھے، اور ڈاکو بھی ایسے نامور کہ اعلان کر کے ڈاکہ ڈالا کرتے تھے۔ ایک رات وہ اسی نیت سے دکانوں کی چھتوں سے گزر رہے تھے کہ ایک روزن۔ سے انہیں کچھ آواز آئی۔ انہوں نے کان روزن سے لگا دئے، گھر میں کوئی شخص قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا، آیت کا مطلب تھا۔ ”کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ تو اللہ کے قرآن کے آگے بھاگ جائے۔“ ان الفاظ میں کیا تاثیر تھی، تیر کی طرف فضیلت کے دل میں اتر گئے۔ ایک دم نعرہ مارا۔ ”میں میرے اللہ۔۔۔ نہ صرف اسی وقت انہوں نے پوری سے توبہ کر لی، بلکہ اپنی ایسی اخلاقی اصلاح کی کہ آج ان کا شمار مسلمانوں میں ہوتا ہے۔

نامہ اسمعی کا واقعہ ہے، وہ ”جہنم“ سے گزر رہے تھے کہ ڈاکوؤں نے ان گھیرا اور ان کی تلاشی لینے لگے، وہ ڈرانہ گھبرانے اور ڈاکوؤں سے پوچھا ”تم ایسا کام کیوں کرتے ہو۔“ انہوں نے کہا۔ ”مذق کے لئے۔“ آپ نے وہ آیت قرآنی تلاوت کی جس کا مفہوم ہے: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارا رزق آسمانوں میں مقرر کر دیا ہے۔ وہ تمہیں مل کر رہے گا۔“ ڈاکو اس آیت کے سنتے ہی انہیں چھوڑ کر پہلے گئے۔ تین سال کے بعد جب نامہ اسمعی خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو کوئی اگر فراموشیت سے ان سے پوچھ گیا۔ وہ پہچان نہ سکے، اس پر اس شخص نے بتایا، آپ کو ڈاکوؤں کا وہ واقعہ یاد ہے۔ — میں انہیں ڈاکوؤں میں سے ایک۔ ہوں۔ یہ حقا قرآنی انقلاب! ہمارے حالات | اللہ! پچھلے بیس سالوں میں ہمارے اس عظیم الشان مادی اور صنعتی ترقی پرفتنی ہے۔ تاہم یہ امر تسلیم کرنا ہے کہ اخلاقی اور روحانی طور پر ہم پہلے سے بھی گھٹے ہیں۔ طرح طرح کی اخلاقی اور روحانی بیماریاں ہم میں گھر کر چکی ہیں، ان تمام بیماریوں کا واحد علاج یہی ہے کہ ہم قرآن کریم کا دامن مضبوطی سے متمسک لیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ پاک نے قرآن عظیم کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو ہمیشہ محفوظ رکھے گا، لیکن اس نے ہمارے چاہنے کا ذمہ نہیں لیا۔

اگر ہم اپنے آپ کو بچانا چاہتے ہیں، تو ہمیں چاہئے کہ قرآن پاک کو سینوں سے لگالیں، اس صدمت میں اللہ پاک قرآن حکیم کو بچائے گا، تو ساتھ ہمیں بھی بچائے گا۔

اخلاقی اصلاح کا کام ہر شخص کا اپنا فرض ہے کہ ہر کوئی قیامت میں اپنے متعلق جواب دہ ہوگا۔ اس لئے ہر ایک کو ہر وقت اس کو شش میں لگ جانا چاہئے کہ اپنے آپ کو اخلاقی اور روحانی اعتبار سے اونچا کر دے۔

جس نزول قرآن کی اس تقریب کا مقصد مسلمان کو قرآن کریم کی طرف بلانا ہے، اور قرآن صرف پڑھنے کیلئے نہیں بلکہ عمل کے لئے ہے۔ اگر ہم قرآنی احکام و اوامر کی پابندی کو اپنے اوپر لازم کر لیں تو یقیناً ہماری دنیا اور آخرت دونوں سحر بائیں — بعینہ اسی طرح جس طرز قرون اولیٰ کے مسلمان قرآن کریم پر عمل پیرا ہو کر دین اور دنیا دونوں میں سرفراز ہو گئے تھے — اللہ اپنے حبیب پاک کے مدتے ہمیں اپنی مقدس کتاب پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے اور آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے — آمین

ص ۶۲ سے آگے

یہاں کے عمائدین نے شہر سے باہر نکل کر استقبال کیا اور شاہی کورفر کے ساتھ بولوس شہر میں وارد ہوا۔ اس پر خطر راستے کا انتخاب اس لئے کیا تھا کہ بریلی جا کر انگریزوں کے خلاف نیا محاذ گرم کریں مگر یہاں کی خبریں انتہائی ناسازگار تھیں۔ لہذا نیپال کا رخ اختیار کیا اور نیا کوٹ چلی گئیں اور یہیں عمرت کی زندگی میں آخر ۱۸۷۹ء میں انتقال کیا۔ گویا اکیس سال جلا وطنی کی زندگی گزار کر اپنے اللہ سے ملاقات کی۔

حوالہ جات ۱۔ ۱۷ تاریخ اودھ حصہ پنجم ۲۷ محل خانہ شاہی مشہ

۳۔ لڑکیاں جو نامور ہوئیں ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱